JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 13, Issue: 02, January – Jun 2020

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

سائبر کرائمز کی مختلف اقسام کا شرعی نصوص کی روشنی میں تجزیاتی جائزہ

Analytical review of different types of cyber crimes in the light of Shariah texts

Hafiz Samiullah*
Ph.D. Scholar Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract

Islam is the religion of nature that guides people in every field of life. As crime and punishment is one of the areas of human life, Islam also provides full guidance about it. The nature of crime is changing with the passage of time and cybercrimes are its latest example. Those who use information technology for negative purposes are called cybercriminals and all criminal activities, committed by the computer; the Internet, cyberspace and the World Wide Web are called cybercrimes. The overall rules laid down by Islamic law in relation to crime cover every form of crime, including cybercrimes. However, there are some Shariah texts that can be specifically applied to different forms of cybercrime. This article studies the same shariah texts that can be applied to different types of cybercrimes.

Keywords: *Cybercrime, Crime, Shariah.*

سائبر کرائمز کا تعارف

انفارمیشن ٹیکنالوجی کا منفی مقاصد کے لئے استعمال کرنے والوں کو سائبر کریمینلز کہا جاتا ہے اور سائبر کرائمز سے مراد ایسی تمام مجرمانہ سرگرمیاں ہیں جن کا ارتکاب کمپیوٹر، انٹرنیٹ، سائبر سپیس اور ورلڈ وائڈ ویب کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ سائبر کرائمز کے لئے جغرافیائی حدود کوئی معنی نہیں رکھتیں، یہی وجہ ہے کہ سائبر کریمینلز دنیا میں کہیں بھی بیٹھ کر کسی بھی جگہ پے اپنے جرم کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ سائبر کرائمز موجودہ دور کا ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے جس کے حل کے لئے مختلف ممالک نے اپنی اپنی سطح پے قانون سازیاں کیں ہیں۔ سائبر کرائمز کے حوالے سے اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟ اس کا جائزہ مندرجہ ذیل سطور میں جائزہ لیا جاتا ہے:

سائبر کرائمز پر منطبق ہونے والی شرعی نصوص

اسلام میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ یہ اپنے اندر ہر دور کے ہر طرح کے مسائل اور معاملات کا حل رکھتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ) (1)

"ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

(وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ) (2)

"اور ہر تر اور خشک کا بیان روشن کتاب میں ہے۔"

وقت کے ساتھ ساتھ جرائم کی نوعیت بدل رہی ہے جس کی تازہ مثال سائبر کرائمز ہیں۔ اسلامی قانون نے جرائم کے حوالے سے جو مجموعی اصول مقرر کیے ہیں وہ سائبر کرائمز سمیت ہر دور کے جرائم کی ہر صورت پر محیط ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) (3)

"اپنے اموال کو آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:(وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا)(4)"اور زمین میں فساد نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہو۔"مزید فرمایا:(كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ)(5)"اللہ تعالیٰ کا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔"

ارشاد نبوی ہے:" لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ " (6) اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا)) (7)

"بے شک تمہارے خون، مال اور عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔"

مذکورہ بالا شرعی نصوص عمومی نوعیت کی ہیں۔ ذیلی سطور میں سائبر کرائمز کی مختلف اقسام کی وضاحت کرتے ہوئے خصوصی طور پے ان پر منطبق ہونے والی شرعی نصوص کی روشنی میں سائبر کرائمز کا جائزہ لیا جاتا ہے:

ہیکنگ(Hacking)

ہیکنگ سے مراد لوگوں کا کمپیوٹر نیٹ ورکس سمیت انفارمیشن سسٹم میں غیر قانونی رسائی حاصل کرنا ہے۔(8)

ہیکنگ کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا) (9)

"اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جبتکہ اجازت نہ لے لو۔"

ارشاد نبوی ہے:

((إِنَّمَا جُعِلَ الإِذْنُ مِنْ قِبَلِ البَصَرِ)) (10)

"یقینا اجازت دیکھنے کی وجہ سے رکھی گئی ہے۔"

ارشاد نبوی ہے:

((لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)) (11)

"اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے (گھریلو) معاملات پر مطلع ہوا (یعنی وہ تانک جھانک کر رہا ہو) اور تم نے اسے لاٹھی مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔"

وضاحت

مذکورہ بالا آیت میں اللہ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں داخل ہونا چاہو تو پہلے اجازت لو۔ گویا یہ پرائیویسی (یعنی خلوت) کے حق کے حوالے سے ایک اسلامی اصول ہے کہ آپ کسی کی اجازت کے بغیر اس کی ملکیت اور جائیداد تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے اور اس کی پرائیویسی میں دخل اندازی نہیں کرسکتے۔ مذکورہ بالا پہلی حدیث میں کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دینے کی وجہ بتائی گئی ہے کہ اس گھر والوں کی خفیہ باتوں، تنہائی کے معاملات اور رازوں پر مطلع نہ ہوا جاسکے۔ اسلام ہر کسی کو اپنی نجی زندگی اپنی مرضی اور آزادی سے جینے کا حق دیتا ہے جس میں دخل اندازی نہیں کی جاسکتی سوائے اس کہ کہ اس سے کوئی اسلامی اصول یا کسی شخص کا کوئی حق متاثر ہوتا ہو۔ مذکورہ بالا دوسری حدیث میں بلا اجازت تانک جھانک کرنے والے کی سزا کے ذکر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ایک سنگین جرم ہے۔ مذکورہ بالا شرعی نصوص کی بناپر ہیکنگ کا عمل ایک جرم قرار پاتا ہے کیونکہ کمپیوٹر اور اس میں موجود ڈیٹا بھی کسی کی ملکیت اور جائیداد ہے لہٰذا بلا اجازت ان تک رسائی بھی ایک جرم ہے۔

سپائی ویئر(Spy Ware)

سپائی ویئر ایسے سافٹ ویئر پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی کمپیوٹر صارف کی سرگرمیوں یا معلومات کی دور سے نگرانی کو کسی ایسے شخص کے کمپیوٹر پر قابل اور ممکن بنا دیتا ہے جہاں یہ سافٹ ویئر انسٹال کیا جاتا ہے۔ سپائی ویئر خفیہ طور پے صارفین کے علم کے بغیر ان کی

معلومات (مثلاً پاس ورڈز اور کریڈٹ کارڈز کی تفصیل) حاصل کر سکتا ہے اور اس ڈیٹا میں دلچسپی رکھنے والی تیسری پارٹی کیلئے اسے نشر کر سکتا ہے۔اس طرح کے سافٹ ویئر کی مثال "کی لوگر" (Key logger) ہے جسے جب ایک دفعہ انسٹال کر دیا جائے تو یہ صارف کے ہر کی سٹروک (Keystroke) کو محفوظ کر لیتا ہے اور ان معلومات کو اپنے ماخذ تک پہنچا دیتا ہے۔(12)

سپائی ویئر کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نص ہماری راہنمائی کرتی ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا) (13)

"اے ایمان والو! بہت زیادہ بدگمانیوں سے بچو بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور تم جاسوسی نہ کرو۔"

وضاحت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جاسوسی کرنے سے منع کیا ہے گویا یہ ایک اسلامی اصول ہے کہ کوئی کسی کی جاسوسی نہ کرے۔اس اسلامی اصول کے تحت کسی کے کمپیوٹر میں موجود ڈیٹا یا خفیہ رازوں کی جاسوسی یا کسی کمپیوٹر سسٹم یا نیٹ ورک کی جاسوسی کرنا منع ہے۔

نوٹ: سائبر جاسوسی (Cyber Espionage)، سپائی کیم (Spy Cam)، اور سائبر سپائیز (Cyber Spies) جیسے سائبر کرائمز بھی اسی شرعی نص کی رو سے ناجائز ٹھرتے ہیں۔

آن لائن گیمبلنگ (Online Gambling)

آن لائن گیمبلنگ سے مراد انٹرنیٹ پر جوا کھیلنا ہے۔آن لائن گیمبلنگ کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نص ہماری راہنمائی کرتی ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ) (14)

"اے ایمان والو یقیناً شراب، جوا، تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔"

وضاحت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دیگر گندے اور شیطانی کاموں کے ساتھ جوے کو بھی حرام ٹھرایا ہے۔لہٰذا جوئے کی قدیم شکلوں کے ساتھ ساتھ اس کی تمام جدید شکلیں (جیسا کہ آن لائن کیسینوز وغیرہ میں جوا بازی) حرام اور جرم قرار پاتی ہیں۔

اے ٹی ایم فراڈ، کریڈٹ کارڈ فراڈ، ای ایف ٹی فراڈ (ATM Fraud, EFT Fraud, Credit Card Fraud)

اے ٹی ایم فراڈ: یہ فراڈ بنیادی طور پہ بینک فراڈ سے متعلق ہے۔اس میں جعلساز شخص اے ٹی ایم (Automated Teller Machine) کے ذریعے رقم چوری کرتا ہے۔فراڈ کرنے والے شخص کو بس ایک نقلی اے ٹی ایم کارڈ اور کسی حقیقی صارف کے پن (Personal Information Number) کی ضرورت ہوتی ہے۔(15)

کریڈٹ کارڈ فراڈ: کریڈٹ کارڈ فراڈ میں فراڈ کرنے والا شخص انٹرنیٹ یا کمپیوٹرائزڈ نیٹ ورک ڈیٹا بیس سے کریڈٹ کارڈ نمبر اور مالک کی جانچ کو چراتا ہے تاکہ غیر قانونی خریداری کر سکے۔(16)

ای ایف ٹی فراڈ: یہ بھی بینک فراڈ سے متعلقہ ایک قسم ہے۔اس میں فراڈ کرنے والا شخص EFT (الیکٹرانک فنڈز ٹرانسفر) کا استعمال کرتا ہے تاکہ پیسے کو ذاتی بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر سکے۔(17)

اے ٹی ایم فراڈ، ای ایف ٹی فراڈ اور کریڈٹ کارڈ فراڈ کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ)(18)

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ۔"

وضاحت

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کسی بھی ناجائز طریقے سے دوسرے کا مال کھانے سے منع کیا ہے۔ یہ ایک اسلامی اصول ہے کہ فراڈ کرکے یا دھوکا دے کے یا چوری کرکے کسی کا مال نہیں کھایا جا سکتا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص آن لائن دھوکا، فراڈ یا چوری کرکے کسی کا مال حاصل کرتا ہے تو وہ اس اسلامی اصول کے تحت مجرم ہوگا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا)(19)"چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔"

وضاحت

اس آیت میں چوری کو قابلِ حد جرم قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی شخص کے اکاؤنٹ سے اے ٹی ایم کے ذریعے پیسے چراتا ہے یا آن لائن اس کے اکاؤنٹ سے رقم چوری کرتے ہوئے اپنے یا کسی اور کے اکاؤنٹ میں منتقل کرتا ہے (جبکہ وہ رقم چوری کے نصاب کو پہنچتی ہو) تو وہ ایسے جرم کا مرتکب ہوگا جس پر سزا کے طور پر اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا۔

شناخت کی چوری(Identity Theft)

آئیڈینٹٹی تھیفٹ (یعنی شناخت کی چوری) جسے آئیڈینٹٹی فراڈ بھی کہا جاتا ہے، سے مراد ایک ایسا مجرمانہ کام ہے جس میں کوئی شخص کسی اور شخص کے ہونے کا روپ دھارتے ہوئے اپنے بارے میں غلط بیانی کرتا ہے۔(20) آئیڈینٹٹی تھیفٹ ایک ایسی اصطلاح ہے جسکا تعلق ایسی دھوکہ بازی سے ہے جس میں کسی اور کا روپ دھارتے ہوئے پیسے چرائے جاتے ہیں یا دیگر فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔(21)

شناخت کی چوری کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نص ہماری راہنمائی کرتی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) (22)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔"

وضاحت

اس آیت میں اللہ تعالی نے کسی بھی ناجائز طریقے سے دوسرے کا مال کھانے سے منع کیا ہے۔ یہ ایک اسلامی اصول ہے کہ فراڈ کر کے یا دھوکا دے کے یا زبردستی کر کے کسی کا مال نہیں کھایا جا سکتا۔

لہٰذا اگر کوئی شخص آن لائن دھوکا، فراڈ یا کسی کی شناخت چوری کر کے کسی کا مال حاصل کرتا ہے تو وہ اس اسلامی اصول کے تحت مجرم ہو گا۔

سائبر سٹالکنگ(Cyber Stalking)

سائبر سٹالکنگ سے مراد انٹرنیٹ پے کسی کو ہراساں کرنا ہے۔ انٹرنیٹ پے ہونے والی حراسمنٹ کئی روپ اختیار کر سکتی ہے۔ انٹرنیٹ پے بلاواسطہ حراسمنٹ ایک شخص سے دوسرے شخص کو غیر مطلوبہ ای۔ میلز بھیج کر بھی ہو سکتی ہے جو کہ بے ہودہ، دھمکانے والی یا فحش ہو سکتی ہیں اور یہ برقی تخریب کاری پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے جس کی صورت یہ ہے کہ متاثرہ شخص کو سینکڑوں یا ہزاروں ای۔ میلز پیغامات بھیجے جائیں یا کمپیوٹر وائرسز بھیجے جائیں۔ بالواسطہ حراسمنٹ کی اقسام میں سے ایک قسم یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی سائبر سٹالکر اپنے شکار شخص سے آن لائن تلبیس شخصی کرتے ہوئے (یعنی اپنے شکار شخص کی جگہ خود اس کا نام استعمال کرتے ہوئے) اس کے نام پے بے ہودہ ای۔ میلز یا دھوکے پر مبنی سپیمنگ کرے۔ ایک قسم یہ ہو سکتی ہے کہ سائبر سٹالکنگ کے شکار لوگوں کو ان کی اجازت کے بغیر میلنگ لسٹوں میں سبسکرائب (Subscribe) کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے انہیں روزانہ غیر مطلوبہ ای۔ میلز سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں آنے لگتی ہیں۔(23) سائبر سٹالکنگ کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں:

ارشاد نبوی ہے:

((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ))(24)

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

ارشادِ نبوی ہے:

((الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)) (25)

"مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ بندہ جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔"

وضاحت

ان احادیث میں اصل مومن اور مسلم اسے کہا گیا ہے جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچتا ہو۔لہٰذا اگر کوئی شخص ای۔ میل کے ذریعے یا انٹرنیٹ پر کسی کو کسی بھی طریقے سے حراساں کرتا ہے تو وہ مجرم ہو گا۔

سائبر ٹیررازم(Cyber Terrorism)

سائبر ٹیررازم سے مراد سائبر سپیس میں معاشرتی، نظریاتی، مذہبی، سیاسی یا ان سے ملتی جلتی سرگرمیوں کے ارادے کے ساتھ انتشار انگیز کاروائیوں یا دھمکیوں کا منصوبہ بندی سے کیا گیا استعمال ہے۔(26)

سائبر ٹیررازم سے مراد کمپیوٹرز، نیٹ ورکس اور ان میں ذخیرہ شدہ معلومات کے خلاف غیر قانونی حملے یا حملوں کی دھمکیاں ہیں جبکہ یہ حملے یا حملوں کی دھمکیاں سیاسی یا معاشرتی سرگرمیوں کو تقویت دیتے ہوئے کسی حکومت یا اس کے لوگوں کو دھمکانے یا مجبور کرنے کیلئے ہوں۔(27)

سائبر ٹیررازم کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نص ہماری راہنمائی کرتی ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ)(28)

”یقینا جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں۔“

وضاحت

مذکورہ بالا آیت میں ان لوگوں کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان کے لئے سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں جو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں اور اپنے شر و فساد سے علاقے کے امن و نظم کو درہم برہم کریں، لوگوں کی جان، مال اور عزت وآبرو ان کی طرف سے خطرے میں ہوں اور وہ قتل، ڈکیتی، راہزنی، آتش زنی، اغوا، آبروریزی، تخریب، تہریب اور اس نوع کے سنگین جرائم سے حکومت کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کر دیں۔ سائبر ٹیررازم اس آیت کے ضمن میں آنے والی سنگین اور خطرناک سرگرمیوں کی ایک جدید اور ترقی یافتہ شکل ہے لہٰذا سائبر ٹیررازم بھی اس آیت کی رو سے مذموم اور سنگین جرم قرار پاتا ہے۔

سائبر پورنو گرافی، چائلڈ پورنو گرافی(Cyber Pornography/ Child Pornography)

فحش مواد یا فحش نگاری کو تخلیق کرنے، اظہار کرنے، تقسیم کرنے، درآمد کرنے یا تشہیر کرنے کیلئے سائبر سپیس کو استعمال کرنا سائبر پورنو گرافی کہلاتا ہے۔(29)

چائلڈ پورنو گرافی کسی بچے کے حقیقی یا بناوٹی جنسی سر گرمیوں میں ملوث ہونے کے اظہار پر مشتمل ہے یا بنیادی طور پے جنسی اور شہوانی مقاصد کیلئے کسی بچے کے جنسی اعضاء کے اظہار پر مشتمل ہے۔

یورپی یونین کے مطابق: کوئی بھی سنا یا دیکھا جانے والا مواد جس میں بچوں کو جنسی اور شہوانی تناظر میں استعمال کیا گیا ہو پورنو گرافی کہلاتا ہے۔(30) سائبر پورنو گرافی اور چائلڈ پورنو گرافی کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ) (31)

”کہہ دیجئے یقینا میرے رب نے علانیہ اور پوشیدہ فحش کام اور باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) (32)

”بے شک جو لوگ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

ارشاد نبوی ہے:

((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ)) (33)

”بے شک اللہ نے ابن آدم پر زنا میں اس کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لازمی پا کے رہے گا، پس آنکھ کا زنا (ممنوعہ چیز کو) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (فحش) بولنا ہے اور نفس خواہش کرتا ہے جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔“

ارشاد نبوی ہے:

((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)) (34)

”کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ سوئے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ سوئے۔“

وضاحت

مذکورہ بالا شرعی نصوص سائبر پورنو گرافی اور چائلڈ پورنو گرافی کو ممنوع اور قابل مذمت قرار دیتی ہیں۔ اسلامی شریعت، جو کہ لوگوں کے کردار اور اخلاق کو سنوارتی ہے، میں کسی بھی ایسی سر گرمی کی اجازت نہیں ہے جس سے معاشرے میں بے حیائی عام ہو اور اس سے لوگوں کے کردار و اخلاق پر برا اثر پڑے۔ للذا اگر کوئی شخص کمپیوٹر اور انٹرنیٹ پر کسی بھی انداز میں (مثلاً فحش آڈیو، ویڈیو یا تحریر کے

ذریعے) بے حیائی اور فحاشی کو پھیلانے کی کوشش کرے گا تو وہ ایک ایسے سنگین جرم کا مرتکب ہو گا جس پر دنیا و آخرت میں دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

سائبر ایکسٹارشن (Cyber Extortion)

سائبر ایکسٹارشن سے مراد کمپیوٹر کے ذریعے کسی سے زبردستی رقم اینٹھ لینا ہے۔ سائبر ایکسٹارشن اس وقت واقع ہوتا ہے جب کوئی شخص کسی فرد، کاروبار یا تنظیم پر حملہ کرنے یا حملے کی دھمکی دینے کیلئے کمپیوٹر کا استعمال کرتا ہے کہ اگر حملے کو روکنے یا حملے سے محفوظ رہنے کیلئے رقم مہیا نہ کی گئی تو حملہ کر دیا جائے گا۔(35) سائبر ایکسٹارشن کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) (36)

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔"

ارشاد نبوی ہے:

((أَلَا لَا تَظْلِمُوا، إِنَّهُ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ)) (37)

"خبردار تم ظلم نہ کرو بے شک کسی شخص کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔"

وضاحت

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو کسی بھی ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے سے منع کیا ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں ایک اسلامی اصول بیان کیا گیا ہے کہ کسی شخص کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر یعنی زبردستی دھونس دھاندلی سے یا اسے مجبور کر کے لینا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص انٹرنیٹ پر کسی کو دھمکا کر یا بلیک میل کر کے اس کا مال حاصل کرے تو وہ مجرم قرار پائے گا۔

سائبر ڈی فیمیشن (Cyber Defamation)

سائبر ڈی فیمیشن سے مراد کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے کسی کی ساکھ خراب کرنا ہے۔

ڈی فیمیشن سے مراد کسی شخص پر تہمت لگانا ہے تاکہ اسے معاشرے کے مثبت سوچ کے حامل افراد کی نگاہ میں گرا دیا جائے یا اسے تنہا کروا دیا جائے یا اسے قابل نفرت باور کرایا جائے۔(38)

کوئی بھی شخص کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے بدنام کیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی ایسا توہین آمیز بیان (یا اظہار) جو کسی شخص کی شہرت یا کاروبار کی ساکھ خراب کرے، ڈی فیمیشن کہلائے گا۔

سائبر ڈی فیمیشن کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں:

ارشاد نبوی ہے:

((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لاَ يَخُونُهُ وَلاَ يَكْذِبُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ)) (39)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا،اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی اسے بے یار ومددگار چھوڑتا ہے، ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

ارشاد نبوی ہے:

((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا)) (40)

"بے شک تمہارے خون، مال اور عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔"

وضاحت

مذکورہ بالا احادیث میں اسلامی اخوت اور اس کے تقاضوں کو بیان کیا گیا ہے۔ کسی سے خیانت نہ کرنا، جھوٹ نہ بولنا، بوقت ضرورت بے یار ومددگار نہ چھوڑنا، عزت خراب نہ کرنا اور مالی و جانی نقصان نہ پہنچانا، یہ سب اخوت کے تقاضے اور اسلامی اصول ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کمپیوٹر یا انٹرنیٹ پر کسی بھی طریقے سے کسی کی ساکھ خراب کرتا ہے یعنی اس کی عزت، شہرت یا کاروباری ساکھ کو خاک میں ملاتا ہے تو وہ مجرم ہوگا۔

سپیم، سپیمنگ (Spam/ Spamming)

سپیم سے مراد ای۔ میل کے ذریعے کسی کو بڑی تعداد میں غیر مطلوبہ پیغامات بھیجنا ہے۔(41)

سپیم ایسے پیغامات کو کہتے ہیں جو زبردستی ہزاروں کی تعداد میں مختلف ای میل ایڈریسز پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اس پر بھیجنے والے کے اخراجات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں لیکن وصول کرنے والے اور کمپنی کو خاصا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔(42) سپیم ای۔ میل میں وائرس بھی ہو سکتا ہے۔ ای۔ میل میں بھیجے جانے والے لنک پر کلک کرنے سے صارف ایسی ویب سائٹ پر چلا جاتا ہے جہاں اس سے دھوکے سے نجی معلومات حاصل کرلی جاتی ہیں یا وہ ایسی ویب سائٹ پے چلا جاتا ہے جس میں وائرس ہوتا ہے۔ سپیمنگ کو تجارتی مقاصد کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔(43)

سپیمنگ کے حوالے سے مندرجہ ذیل نص ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)) (44)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔

وضاحت

اس حدیث میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی شخص کسی بھی شخص کو نقصان نہ پہنچائے۔ یہ ایک اسلامی اصول ہے کہ کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے ذریعے کوئی وائرس یا فضول ای۔ میلز بھیجتا ہے تاکہ اس کا سسٹم کریش کر جائے یا اس کے کمپیوٹر اور نیٹ ورک سسٹم یا ڈیٹا کو کسی طرح نقصان پہنچاتا ہے تو وہ مجرم ہو گا۔

کمپیوٹر وائرسز (Computer Viruses)

کمپیوٹر وائرس سے مراد ایسا پروگرام ہے جو دوسرے پروگراموں میں اپنی ممکنہ آشکار ہونے والی نقل شامل کر کے ان میں رد و بدل کر کے انہیں خراب کر سکتا ہے۔ ہر وہ پروگرام جو خراب ہوتا ہے وہ بھی وائرس کے طور پر کام کرتا ہے اور یوں خرابی بڑھنے لگتی ہے۔ وائرس میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ یہ خود کو دوسرے پروگرام کے ساتھ جوڑ کے ان کے وائرس بننے کی وجہ بن جاتا ہے۔ (45)

کمپیوٹر وائرسز کے حوالے سے مندرجہ ذیل شرعی نصوص ہماری راہنمائی کرتی ہیں:

ارشاد نبوی ہے:

((المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) (46)

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

ارشاد نبوی ہے:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)) (47)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔

وضاحت

مذکورہ بالا پہلی حدیث میں کسی شخص کے صحیح مسلمان ہونے کی نشانی ہی یہ بتائی گئی ہے کہ اس کی زبان اور ہاتھ (یعنی کسی بھی طریقے) سے کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لہٰذا کسی کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچانا اسلام میں قطعاً جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا دوسری حدیث کی روشنی میں یہ اسلامی اصول سامنے آتا ہے کہ کسی کو ضرر اور نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے لہٰذا اگر کوئی شخص کسی کو کوئی وورم بھیجتا ہے تاکہ اس کا سسٹم کریش کر جائے یا اس کے کمپیوٹر اور نیٹ ورک سسٹم یا ڈیٹا کو کسی طرح نقصان پہنچائے تو وہ شخص مجرم تصور ہو گا۔

خلاصہ

اسلام دین فطرت ہے جو ہر شعبہ زندگی میں انسان کی راہنمائی کرتا ہے۔ جرم و سزا بھی چونکہ انسانی زندگی کا ایک شعبہ ہے لہٰذا اسلام اس بارے میں بھی مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جرائم کی نوعیت بدل رہی ہے جس کی تازہ مثال سائبر کرائمز ہیں۔ اسلامی قانون نے جرائم کے حوالے سے جو مجموعی اصول مقرر کئے ہیں وہ سائبر کرائمز سمیت ہر دور کے جرائم کی ہر صورت پر محیط ہیں،

البتہ کچھ ایسی شرعی نصوص بھی ہیں جو خصوصی طور پے سائبر کرائمز کی مختلف اقسام پے منطبق ہوتی ہیں مثلاً سائبر دہشت گردی پر آیتِ محاربہ، غیر قانونی رسائی، پرائیویسی کی مخالفت اور ہیکنگ پر آیتِ استیذان، آن لائن گیمبلنگ پر آیتِ حرمتِ میسر، غیر قانونی آن لائن فنڈز ٹرانسفر اور اے ٹی ایم سے رقم کی چوری پر آیتِ سرقہ، سائبر سیکس یا سائبر پورنو گرافی اور چائلڈ پورنو گرافی پر آیتِ انسدادِ فحاشی یعنی سورہ نور کی آیت نمبر 19 اور دیگر کئی ایک جرائم پر مختلف آیات اور احایث لاگو ہوتی ہیں جن کی رو سے سائبر کرائمز کو شرعی طور پے جرم قرار دے کر ان پر سزاؤں کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

References

(1)سورہ انعام:38

(2)سورہ انعام:59

(3)سورہ نساء:29

(4)سورہ اعراف:56

(5)سورہ بقرہ:60

(6)ابن ماجہ، محمد بن یزید، القزوینی، سنن ابن ماجہ، بَابُ مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ بِجَارِهِ، حدیث نمبر:2340، دار احیاء الکتب العربیہ، س ن

7)بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، حدیث نمبر 67، دار طوق نجاہ، 1422

(8) Samuel C.McQuade, III, Encyclopedia of Cybercrime, Greenwood press London, 2009, p 87

9)سورہ نور:27

10) صحیح بخاری:باب مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ، فَلاَ دِيَةَ لَهُ: حدیث نمبر:6901

11)ایضا، حدیث نمبر:6902

12) Maras, Marie-Helen, Computer Forensics cybercriminals, Laws, and Evidence, Jones and Bartlett Learning, 2015, p 11

13)سورہ حجرات:12

14)سورہ مائدہ:90

(15) Stamatellos, Giannis, Computer Ethics A Global Perspective, Jones and Bartlett Publisher, United States, 2007, p 14

(16) Ibid, p 15

(17) Ibid, p14

18)سورہ نساء:29

19)سورہ مائدہ:38

(20) Encyclopedia of Cybercrime, p 91

21(Mali, Parshant, A Text BOOK OF CYBER CRIME AND PENALTIES [AS PER ITA A 2008 AND IPC] (Draft Version),.available at: https://archive.org/stream/ATextBook Of Cyber Crime And Penalties/A Text Book Of Cyber Crimes And Penalties By Adv. Prashant Mali_djvu.txt, p 26

22)سورہ نساء:29

(23) Louise Ellison, Cyber stalking Tackling Harassment on the internet, p 141, 142, crime and the internet Edited by David S.Wall, Routledge USA, 2001

24) صحیح بخاری،بَابٌ: المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ،حدیث نمبر:10

25)ابن حنبل،احمد بن محمد،امام،مسند امام احمد،حدیث نمبر:12561،مؤسسة الرسالة،1421ھ

(26) Shah Aushi, Ravi Srindhi, A to Z of Cybercrime, Asian School of Cyber Laws, 2012, p 49

(27) Denning Dorothy, Cyber Terrorism, 2ooo, p 1 available at: www.stealth-iss.com/ documents /pdf/cyberterrorism.pdf (visited on 22-6-18)

28)سورہ مائدہ:33

(29) Puneet Bhasin, Cyber Pornography Law in India-The Grey Law decoded Available at: https://blog.ipleaders.in/cyber-pornography-law-india/ (visited on 14-07-2018 at 3pm)

(30) Paesad, R.S, Cyber Crime: An introduction, The ICFAI University Press, 2004, p 159

31)سورہ اعراف:33

32)سورہ نور:19

33) صحیح بخاری،بَابُ زِنَا الجَوَارِحِ دُونَ الفَرْجِ،حدیث نمبر:6243

34)مسلم بن الحجاج،المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم (صحیح مسلم)،بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ،حدیث نمبر:74،دار احیاء التراث العربي–بیروت،س ن

(35) Maras, Marie-Helen, Computer Forensics cybercriminals, Laws, and Evidence, Jones and Bartlett Learning, p 4

36)سورہ نساء:29

37)مسند احمد،حدیث نمبر20695

38(Rahul Dev, Kaushik, Cyber Crime in India A Critical Study in Modern Perspective, C.C.S. University, Meerut (U.P) India, 2013, p 75

39)ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی،بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ،حدیث نمبر:1927،دار الغرب الاسلامی، بیروت،1998م

40) صحیح بخاری،بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ،حدیث نمبر:67

(41) Shah Aushi, Ravi Srindhi, A to Z of Cybercrime, Asian School of Cyber Laws, 2012, p 202

(42) http://www.technologyreview.pk/سائبر-جرائم-کی-ہمیں-کیا-قیمت-چکانی-پڑتی/?lang=ur (visited 26-5-18 at 1:20 pm)

(43) Masoud Nosrati al. Computers and Internet: From a Criminological View, International Journal of Economy, Management and Social Sciences, 2 (4) April 2013, p 105

44)سنن ابن ماجہ،بَابُ مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ بِجَارِهِ :2340

(45) Cohen, Fred, Computer Viruses-Theory and Experiments, 1984. Available at: https:// web.eecs.umich.edu/~aprakash/eecs588/handsout/cohen-viruses.html

46) صحیح بخاری،بَابٌ: المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ،حدیث نمبر:10

47)سنن ابن ماجہ،بَابُ مَنْ بَنَى فِي حَقِّهِ مَا يَضُرُّ بِجَارِهِ،حدیث نمبر:2340